



## سوال

(115) جب اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے تو بندہ کو ہدایت کیوں نہ ہوئی؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ جس چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کن کتنا ہے کیا دنیا کو ہدایت کرنے کا ارادہ کیا تھا یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہدایت دو طرح کی ہے ایک ارادۃ الطریق یعنی رستہ دکھادینا۔ اور حق ناحق سمجھا دینا۔ اس کا ارادہ اللہ کرتا ہے۔

قرآن مجید میں ہے :

يُرِيدُ اللَّهُ الْيَتِيمَ لَكُمْ وَيُنْدِيَكُمْ سُنَّ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ -- سورة النساء 26

ترجمہ :- ”اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہارے واسطے خوب کھول کر بیان کرے اور تمہیں تم سے پہلے کے (نیک) لوگوں کی راہ پر چلائے۔“

اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا بندوں کو ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اور وہ ہو بھی جاتی ہے۔ یعنی بندہ کو حق ناحق کا بتلانے سے پتہ لگ جاتا ہے آگے خواہ قبول کرے یا نہ۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے :

إِنَّمَا يَتَّبِعُ الْيَتِيمَ السَّبِيلَ إِنَّمَا شَكَرْنَا وَإِنَّا كَفُورًا -- سورة الدبر 3

”ہم نے اسے راہ دکھائی اب خواہ وہ شکر گزار بنے خواہ ناشکرا“

«دوم الدلالة الموسومة»

یعنی ”حق کو پہنچا دینا اور بندہ کے اختیار کے بغیر دل میں اس کو جگہ دیدینا۔“

اس کا اللہ ارادہ نہیں کرتا کیونکہ پھر بندہ فعل مختار نہیں رہتا۔ قرآن مجید میں ہے :



## فلو شاء لکنکم اٰمیین -- سورة الانعام 149

ترجمہ :- پھر اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ راست پر لے آتا۔

یعنی تمہارے اختیار کے بغیر محض قدرت کے تصرف سے تمہیں ہدایت والے بنانا چاہتا، جیسے فرشتوں کو ایسے ہی کیا ہے تو تم سب ہدایت والے ہو جاتے۔ لیکن وہ اس طرح نہیں کرتا بلکہ تمہیں اپنے اختیار پر چھوڑا ہے تاکہ اپنے اختیار سے نیکی بدی کر کے بدلے کے مستحق ہو۔ اگر جزا ہدایت کر دیتا تو بندہ کے اختیار کو دخل نہ ہوتا۔ تو پھر اس میں بندے کا کیا کمال تھا اور وہ انعام کا مستحق کس طرح ہو سکتا۔ پس ضروری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اس طرح کا ارادہ نہ کرے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

## فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الایمان، مذاہب، ج 1 ص 177

محدث فتویٰ